فسادکرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

تمہید

فسادکرنے والے لوگوں کے بارے میں قرآن پاک سے تفصیل سے بات چیت کرنے سے پہلے قرآن پاک سے کافراورمشرک لوگ دکھاؤں گی۔تا کہ پھرفسادی لوگ آپ کی سمجھ میں آسانی سے آجائیں۔اورآخرمیں قرآن پاک سے ایک کہانی سنانا چاہوں گی۔تا کہ آپ جان سکیں کہ زمین پرفسادکی اصل جڑکون ہیں۔

باب نمبر1

کافرانسان مشرک انسان اور ایمان والاانسان کیسا ہوتا ہے۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

باب نمبر2

فسادکرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

باب نمبر3

قرآن پاک سے ایک کہانی۔

فسادکی جڑکون ہیں۔اوراصلاح کرنیوالے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

باب نمبر 1

کافرانسان مشرک انسان اور ایمان والا انسان کیسا ہوتا ہے۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔ کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔ کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کفر کر لیتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔ جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔ اور مسلم نہیں ہو گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔ اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ اور آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تو نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے جب فرقے بنالیے۔تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے ۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے ۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔نام نہاد مفسر فرقوں پر زندہ رہتے ہیں اور اسی پر مرتے ہیں۔اور رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اسلام نہ لائے بلکہ کافر بن گئے۔یعنی مسلم نہ بنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کافر بن گئے۔حالانکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں طریقے بتائے تھے۔مسلم بننے کا طریقہ اور کافر بننے کا طریقہ۔نام نہاد مفسروں نے کافر بننے کا طریقہ چن لیا۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین و حضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔ کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

خواتین و حضرات

شرک کرنے والا انسان کون سا ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وحی کی۔ کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔ اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔ مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔ اور وہ دین میں فرقے بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔ اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔ اور فرقے بنا لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔ بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے مفسر کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔ یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔ تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔

خواتین و حضرات!

اب ان آیات کو تفصیل سے دکھانا چاہوں گی۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 16۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم

سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگر تے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

سورہ روم۔ آیت 30 تا 32۔ پارہ 21

بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں قائم کر دو یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اُس کی طرف رجوع کرو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور فرقہ فرقہ ہو گئے اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ دین سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اور اپنا رخ دین کی سمت میں قائم کر دو کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں۔ ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ اور درست دین پر پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔ درست دین یہ ہے۔ اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔ اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا یعنی جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔ اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔ ایسے لوگوں میں شامل نہ ہونا۔

سورہ انعام آیت 137 پارہ 8

اور اس طرح بہت سے مشرکوں کی نظر میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔ تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔ اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔ یعنی گڈ مڈ کر دیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔ بس آپ انہیں چھوڑ دیں۔ جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح بہت سے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔ تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔ اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔ یعنی گڈ مڈ کر دیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔ بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔ جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرک یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اولاد قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اوران کے دین کوان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اوراگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے اعمال ضائع ہوگئے۔اوروہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کوصرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔اورنماز کی پابندی کرتے ہیں۔اورزکواۃ دیتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔امید ہے۔کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔اوروہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہےاورفرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔جو اللہ تعالیٰ پراورقیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اوراس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اورآخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔جس طرح قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔کہ رسول اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔جو جہنم میں چلا گیا وہ چلا گیا اسے نکالنے کا سوال ہی نہیں۔کوئی اس کو جہنم سے نکال ہی نہیں سکتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج چکا ہے۔تو کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بدل جائے گا۔کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط تھا۔ہرگز نہیں۔اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔

سورہ آل عمرآن آیت 12 پارہ 3

آپ ﷺ کہہ دو۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ عن قریب تم مغلوب کیے جاؤ گے۔اورجہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔اوروہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ عن قریب یہ لوگ مغلوب ہوں گے۔اورجہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔۔اوروہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

سورہ نساء آیات 131 تا 132 پارہ 5

اوراللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ تم کو وصیت کرتا ہے۔جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔اورتمھیں بھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اوراگر تم کفر کرو گے۔یعنی فرقے بناؤ گے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جو کچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اورتعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالی نے پہلے کتاب والوں اور ہمیں ایک ہی وصیت کی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اوراگر تم کفر کرو گے۔یعنی فرقے بناؤ گے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جو کچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اورتعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جو کچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے ۔

ایمان والا انسان کیسا ہوتا ہے۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جولوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کردے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جولوگ ایمان لائے۔ انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔ کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ یعنی قرآن پاک۔ اس کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔ آپ ان آیات میں غور کریں۔ ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔ قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کردے گا۔ یعنی گناہ معاف کردیگا۔ اس لیے کہ انہوں نے سچ کی اطاعت کی۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک سے چار ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر 2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔ تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔ اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تا کہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر 3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

اگر ہم نے ذلیل وخوار ہونے سے بچنا ہے۔ تو ہمیں رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کی اطاعت کرنا ہوگی۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔

آئیں قرآن پاک سے ایک ایمان والے اور کافر انسان کے درمیان فرق دیکھتے ہیں۔ کہ دونوں کے عمل کسطرح ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تاکہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔ اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں ں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔

سورہ عنکبوت۔ آیت 51 اور 52۔ پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے

سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔ جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ ااور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔ یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

❁ سورہ بنی اسرائیل آیات 81 تا 82 پارہ 15

اور آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ سچ آگیا اور جھوٹ مٹ گیا بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔ اور ہم قرآن پاک میں جو کچھ نازل کرتے ہیں۔ وہ ایمان لانے والوں کے لیے رحمت اور شفا ہے۔ مگر ظالموں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے فرمارہے ہیں۔ کہ سچ یعنی کہ قرآن پاک آگیا ہے۔ اور جھوٹ مٹ گیا۔ بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔ اس میں جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے۔ وہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے۔ مگر ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

❁ **سورہ البقرہ۔ آیت 159 تا 162۔ پارہ نمبر 2**

بے شک جو لوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔ تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کردوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مرگئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کردے گا البتہ جو لوگ اپنی کفر یعنی فرقہ بندی والی حرکتوں پر قائم رہے اور اسی طرح کفر کی حالت میں مرگئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے وہ جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

❁ سورہ ذمر آیات ا تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔ بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے۔ صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔ کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کردیں۔ بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت

نہیں دیتے۔ جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔ غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیں۔ ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔ کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔ اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کررہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔ جو اپنے نام نہاد مفسر کی نظر سے قرآن پڑھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح ان کو قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔ اس طرح ان کو قرآن پاک کی سمجھ تو نہیں آتی۔ بلکہ وہ ام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کیئے ان سے دور کردے۔ اور ان کے صالح اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیزگار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو صالح اعمال کہہ رہے ہیں۔ اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام کیئے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرکے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔ جیسے انہوں اس ملاقات کے دن کو بھلا رکھا تھا۔ اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بناپر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کررہے ہیں۔ جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کرسکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے ن لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بناپر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ اور جن لوگوں نے قرآن پاک کو بھلا رکھا ہوگا۔ جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کرسکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ2

جولوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ توان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنھوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ توان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کر کے فرقے بنائے وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر خوش ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔اِن آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیات 24 پارہ25

کیا لوگ کہتے ہیں۔کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو آپ ﷺ کے دل پر مہر لگا دیتا۔اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔بیشک وہ سینوں کے رحال جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔رسول ﷺ قرآن پاک کے سچ کے زریعے جھوٹ کو مٹاتے ہیں۔اور سچ کو قرآن پاک کے زریعے ثابت کرتے ہیں۔

سورہ روم آیات40 تا45 پارہ !2

اللہ تعالیٰ ہے۔جس نے تمھیں پیدا کیا۔پھر تم کو روزی دی۔پھر تم کو موت دے گا۔پھر وہ زندہ کریگا۔تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے۔جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اور اس سے برتر ہے۔جو وہ شریک بناتے ہیں۔خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے۔اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھادے۔تاکہ وہ رجوع کریں۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو۔کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔ان میں سے اکثر مشرک تھے۔اپنا رخ سیدھا دین کی طرف رکھیے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہوگا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے صالح عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تا کہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ مشرکوں سے یعنی فرقہ پرستوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ان سے شرک کی وجہ پوچھ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے۔جس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ پھر تم کو روزی دی۔پھر تم کو موت دیگا۔پھر تم کو زندہ کریگا۔تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے۔جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اور اس سے برتر ہے۔جو وہ شریک بناتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جو کچھ ان مشرکوں نے یعنی فرقہ پرستوں نے جو کچھ کیا ہے۔اس کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے۔اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھادے۔تاکہ وہ رجوع کریں۔پھر آپ ﷺ ان مشرکوں سے کہتے ہیں۔کہ زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو۔کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔

پھر رسول ﷺ ان آیات میں شرک سے پاک دین سکھا رہے ہیں ۔کہ آپ اپنا رخ سیدھا دین کی طرف رکھیے کہ اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ

ہوجائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہے اور جس نے قرآن پاک روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے فرقہ پرستوں کے نام خطاب کر رہے ہیں۔چونکہ انہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلایا۔لہذا آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔لوگ قیامت والے دن سب جان لیں گے۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔رسول ﷺ فرمارہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہوجائے گا۔یعنی قیامت والے دن سب جان لوگے۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اور اس میں کوئی ہنسی مذاق کی باتیں نہیں ہیں۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے۔

باب نمبر 2

فساد کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے زمین میں سے معبود بنالیے۔ جو زندہ کرتے ہیں۔ اگر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور معبود ہوتے۔ تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔ بس پاک ہے اللہ تعالیٰ۔ جو عرش کا مالک ہے۔ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔ جو وہ کرے۔ اور انہی سے پوچھا جائے گا۔

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو۔ کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔ یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔ اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔ یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔ اور ہر دور میں ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بناتے ہیں اُن سے پوچھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔

یعنی رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ کہ جن کو لوگوں نے اپنا معبود بنایا ہے۔ یعنی جس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ وہ اس کے لیے دلیل تو لائیں۔ یہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگون سے کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ سارا قرآن تو اللہ تعالیٰ کو معبود ثابت کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے۔ سارا قرآن ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا درس دیتا ہے۔ بلکہ تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا درس دیا۔

مگر نام نہاد مفسروں نے یہ طریقہ رسول ﷺ کے خلاف رسول کی اطاعت کی آڑ میں اختیار کر رکھا ہے۔ جب وہ تشریح کی آڑ میں بہت سارے ناموں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں۔ کیا وہ بھی معبود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے زمین میں سے معبود بنالیے۔ جو زندہ کرتے ہیں۔ اگر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور معبود ہوتے۔ تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔ بس پاک ہے اللہ تعالیٰ۔ جو عرش کا مالک ہے۔ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔ جو وہ کرے۔ اور انہی سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات

کیا جو لوگ تشریح کی آڑ میں دوسرے لوگوں کے نام لیتے ہیں۔ کیا وہ بھی زندہ کرتے ہیں۔ کیا وہ بھی معبود ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔

حالانکہ رسول ﷺ تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔ لا الہ الا اللہ کا درس دیا۔ اسی طرح تمام رسولوں نے بھی یہی پیغام دیا۔ مگر فرقہ پرست رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں نبی ﷺ کو معبود بناتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ رسول کی اطاعت کرو گے تو یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو گی۔ اور پھر رسول کی اطاعت کیلیے مختلف نام نہاد اماموں کی احادیث کتابیں رسول ﷺ سے منسوب کرتے ہیں۔ اس طرح نبی ﷺ کو معبود بناتے ہیں۔ جبکہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔ یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔ اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

فرقہ پرست کہتے ہیں ۔کہ قرآن پاک کوخود سمجھو گے۔تو گمراہ ہو جاؤ گے۔۔۔یہ فساد کرنے والے لوگ ہیں ۔ان کی ساری تعلیمات قرآن پاک کوناقص ثابت کرنے پرمبنی ہیں ۔ان فسادیوں کوعذاب پرعذاب ملے گا۔۔جب رسول ﷺ قیامت والے دن ان پر گواہی دیں گے۔ کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان وضاحت سے موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جو مسلم بن گئے۔یعنی جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ گو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر چیز کا بیان وضاحت سے موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔یعنی مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جو مسلم نہیں ہیں۔

کیونکہ جو قرآن پاک کی ہدایت اور رحمت میں ہوں گے۔وہ مسلم ہوں گے۔اور جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت اور رحمت میں نہیں ہوں گے۔وہ مسلم نہیں ہوں گے۔

فرقہ پرست تو اس بات کو نہیں مانتے کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اس طرح یہ لوگ فساد کرتے ہیں۔فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے اپنے نام نہاد مفسر جو قرآن پاک کے مطابق مسلم بھی نہیں ہیں۔ان کی دی ہوئی باتوں سے قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔یہ نام نہاد مفسروں کی قرآن پاک کے خلاف سازش ہے۔جس سے یہ قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ قیامت والے دن ان فرقہ پرستوں پر

گواہی دیں گے۔کہ کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود تھا۔۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہیں ہیں۔یہ فرقہ پرست اُن نام نہاد مفسروں کی ایک فوج ہے۔جو قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔اس کا زریعہ انہوں نے نام نہاد مفسروں کی باتوں کو بنا رکھا ہے۔اس طرح یہ فوجیں قرآن پاک کو سمجھنے سے روکنے کا کام کر رہی ہیں۔یہ تشریح کی آڑ میں قرآن پاک سے دور کر دیتے ہیں۔

خواتین وحضرات

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں اللہ تعالی عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک کے خلاف یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔جو ان لوگوں نے کی ہے جو مسلم نہیں ہیں۔مسلم تو رسول ﷺ کے لائے قرآن پاک پر صدقے واری ہونے والی قوم ہے ۔ان لوگوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو مانا ہی نہیں۔یعنی رسول ﷺ پر ایمان لائے ہی نہیں۔

خواتین وحضرات

یہ نام نہاد مفسر مسلم نہیں ہیں۔ بلکہ شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ جنھوں نے فرقہ پرستوں کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔ یہ نام نہاد مفسر اپنی اپنی قوموں کو لے کر ڈوبیں گے۔ جب رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

میں آیات کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ کہ فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو قبول نہیں کیا۔ وہ قرآن پاک پر ایمان ہی نہیں لائے۔ اسی لیے وہ رات دن قرآن پاک میں غور کرنے کے بجائے اپنے نام نہاد مفسروں کی دی ہوئی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ جس میں فرقہ پرستوں کی تربیت کی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک پر اس لیے عمل نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اس میں کسی بات کی تفصیل موجود نہیں ہے حالانکہ میں نے قرآن پاک سے اس پر دو مکمل کتابیں لکھی ہیں۔ مبین یعنی وضاحت کرنے والا کسے کہتے ہیں۔ دوسری کتاب قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے۔ اتنی آیات قرآن پاک میں ہونے کے باوجود فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کی بات پر سختی سے کاربند ہے۔ کہ قرآن پاک میں بہت سے مسائل کی تفصیل نہیں ہے۔ اور اس طرح قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو جھٹلایا ہوا ہے وہ تو رسول ﷺ پر ایمان لائے ہی نہیں۔۔ اور معاشرے میں فساد کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے گئے۔ مگر فرقہ پرست قرآن پاک پر ایمان لائے ہی نہیں۔ یعنی انہوں نے قرآن پاک کو سچ ماناہی نہیں اور نہ ہی اسکی اطاعت کی ہے۔۔ اس طرح انہوں قرآن پاک کو جھٹلایا اور رسول ﷺ کو جھٹلایا یعنی ان کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا۔ اس طرح فرقہ پرست وہ لوگ ہیں۔ جب کوئی بھی رسول اپنی قوم کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لایا تو انہوں نے اس کو نہ مانا جس کی وجہ سے اس قوم پر عذاب آیا۔ اسی طرح فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسروں کے پیچھے لگ گئے اور انہوں نے بھی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کیا۔ اس طرح یہ لوگ عذاب ضرور چکھیں گے۔ اور ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔۔۔۔

ان آیات میں رسول ﷺ قرآن پاک کی سچائی حوالے سے ان لوگوں سے بات کر رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کے سچے علم میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ یہ فسادی لوگ ہیں۔ یہ رسول ﷺ کے ساتھ جھگڑا کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کو رسول ﷺ سمجھا رہے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے سچے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے مرتد ہو کر احادیث کی کتابوں پر ایمان لے آئے ہیں اور فرقے بنالیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ یعنی مسلم تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ رسول ﷺ قرآن پاک کے سچے علم میں جھگڑا کرنے والوں سے فرماتے ہیں۔ کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ انسان فساد کریگا۔

سورہ البقرہ آیات 30 تا 33 پارہ 1

اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا۔ کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تو وہ کہنے لگے۔ کیا تو اسے خلیفہ مقرر کرے گا۔ جو زمین میں فساد پھیلائے گا۔ اور خون بہائے گا۔ اور ہم تو تیری تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ بیشک میں علم رکھتا ہوں اور تم نہیں رکھتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ اور پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ اور کہا کہ مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔

فرشتوں نے کہا تو پاک ہے۔ ہمیں علم نہیں ہے۔ مگر صرف اتنا۔ کہ جتنا تو نے ہمیں علم سکھایا ہے۔ بیشک تو ہی علم والا حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ اے آدم تم ان کو ان کے نام بتاؤ۔ پھر جب اُس نے اُنہیں نام بتادیئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا۔ کہ بیشک میں زمین اور آسمانوں کی تمام پوشیدہ باتوں کا علم رکھتا ہوں۔ اور میں علم رکھتا ہوں۔ جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور جو تم چھپاتے ہو۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے دیکھا کہ کہ فرشتے جانتے تھے کہ انسان کو پیدا کرنے کی وجہ یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ کے تسبیح کی جائے اور بڑائی بیان کی جائے۔ اسی لیے انہوں نے کہا کہ وہ تعریف کے ساتھ بڑائی بیان کرتو رہے ہیں اس لیے انسان کو کو پیدا کرنے کی وجہ پوچھی۔ اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ انسان بہت فساد کرے گا۔

انسان کو پیدا کرنے کی وجہ علم تھا۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم حاصل کرنے کی لامحدود صلاحتیں عطا کی ہیں۔ جبکہ فرشتے کو علم کی محدود صلاحیت عطا کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کو ایسے انسان کی تسبیح چاہیے جو علم والے ہوں۔ یعنی تعلیم یافتہ ہوں۔ اور اس کو قرآن کا علم حاصل ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف قرآن پاک میں بتائی ہوئی ہدایت کے مطابق کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام بہت بلند کرے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں اور فساد کرنے والوں میں فرق بیان کیا ہے کہ وہ برابر نہیں ہیں

سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ یا پرہیز گاروں کو بدکاروں کی طرح کردیں گے۔ یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔ جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کردیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو فساد کرنے والوں کے برابر کردیں گے۔ قرآن پر ایمان لانے والے پرہیز گار لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کردیں گے۔ یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم آپؐ نے کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔ اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایک ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اسکی اطاعت کرنے والے یہ پرہیز گار لوگ ہیں ان کے مقابلے میں احادیث کی کتابوں پر عمل کرنے والے لوگ فساد کرنے والے اور بدکار ہیں۔

خواتین وحضرات!

اور آپ اسی کتاب کے آغاز میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ ایمان والے کسے کہتے ہیں۔۔۔

فرعون موسیٰ علیہ السلام کو فساد کرنے والا کہہ رہا ہے۔حالانکہ وہ خود فساد کرنے والا تھا۔

سورہ مومن آیات 26 تا 28 پارہ 24

اورفرعون نے کہا۔کہ مجھے چھوڑ دو۔کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں۔اور وہ اپنے رب کو پکارے۔بیشک میں ڈرتا ہوں۔کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔اورزمین میں فساد نہ پھیلائے۔اورموسیٰ نے کہا۔کہ بے شک میں اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ہر متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہ لائے۔اور ایک آدمی جو مومن تھا۔فرعون کی قوم میں سے تھا۔جو اپنا ایمان چھپا رہا تھا۔کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو۔جو یہ کہتا ہے۔کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے ۔اوراگر یہ جھوٹا ہے۔تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے۔اوراگر وہ سچا ہے۔تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا۔جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرعون اپنی قوم سے خطاب کر رہا ہے۔فرعون کہتا ہے۔مجھے چھوڑ دو۔کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں۔اور وہ اپنے رب کو پکارے۔بیشک میں ڈرتا ہوں۔کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔اورزمین میں فساد پھیلائے گا۔ان آیات میں ایک مومن مرد رسولوں یعنی موسیٰ اور ہارون کے ساتھ ملکر تورات کی تبلیغ کر رہا ہے۔وہ کہتا ہے۔کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو۔جو یہ کہتا ہے۔کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔اوراگر یہ جھوٹا ہے۔تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے۔اوراگر وہ سچا ہے۔تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا۔جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو۔

خواتین وحضرات

واضح دلائل یعنی موسیٰ کے پاس کتاب تھی اور معجزے تھے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف بلاتے تھے۔مگر فرعون پھر بھی انہیں فساد کرنے والا کہہ رہا ہے۔حالانکہ وہ خود فسادی تھا کہ اپنی قوم کا رب بنا ہوا تھا۔موسیٰ کی قوم میں جو لڑکے پیدا ہوتے تھے۔ان کو قتل کرواتا تھا۔اور ان کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔اُسے اپنا فساد یاد ہی نہیں۔کیا ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا فساد تھا۔؟؟؟؟؟؟؟

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ فساد نہ کرو

سورہ البقرہ آیات 60 تا 62 پارہ 1

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا۔تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مارو۔تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔اور ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو پہچان لیا۔اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ۔اور پیو۔اورزمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔اور جب تم نے کہا۔اے موسیٰ ہم ہرگز ایک جیسے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔بس آپ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کریں۔کہ ہمارے لیے زمیں سے اُگنے والی چیزیں ساگ کھیرا گندم مسور اور پیاز پیدا کرے۔موسیٰ نے کہا کیا تم اُس کو بدل لینا چاہتے ہو ۔جو حقیر ہے جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔جو کچھ تم نے مانگا ہے۔وہ وہاں ہوگا۔اور اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹہر گئے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کرتے تھے۔اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے۔یہ اس لیے کہ وہ نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی اور نصرانی ہیں۔اور صابی ہیں۔ان میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ موسیٰ کی قوم کے بارے میں بتا رہے ہیں۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان تھی اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔اس لیے اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹہر گئے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی اور نصرانی ہیں۔اور صابی ہیں۔ان میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو موسیٰ کی قوم کے بارے میں بتایا۔کہ مجموعی طور پر نافرمان انسان کیسا ہوتا ہے۔البتہ اس کے علاوہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

سورہ البقرہ آیات 2 تا 12 پارہ 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ان کے دلوں میں بیماری ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔خبردار رہو یہی فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ شعور نہیں رکھتے ۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں۔تو کہتے ہیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔خبردار رہو۔وہ خود ہی بے وقوف ہیں۔لیکن وہ علم نہیں رکھتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے ۔ یہ پرہیزگار ہیں۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ۔جو غیب یعنی قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں. نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے نبیوں پر اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی نافرمانی کی ہے یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔

آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں ۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ان کے دلوں میں بیماری ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں

جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ زمین میں فساد نہ کرو۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔خبردار رہو یہی فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ شعور نہیں رکھتے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں۔تو کہتے ہیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔خبردار رہو۔وہ خود ہی بے وقوف ہیں ۔لیکن وہ علم نہیں رکھتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔

رسول ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں ۔اُن کے لیے برابر ہے۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے یعنی مرتد ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین و حضرات!

یہ وہ لوگ ہیں۔جو اپنے فرقوں کی کتابیں پڑھتے ہیں۔اور ان کتابوں میں جو پیکج دیے گئے ہیں۔اس پر ایمان لائے ہیں۔یعنی عاشق رسول کی شفاعت رسول ﷺ کریں گے بلکہ اپنی پوری امت کی شفاعت کریں گے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں ایمان والے لوگ بھی دکھائے گئے ہیں۔یہ پرہیزگار ہیں۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ۔جو غیب یعنی قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں. نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے نبیوں پر اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے مرتد لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔اور ایمان والوں کے بارے میں بھی مکمل جواب ہے۔کہ

یہ کامیاب ہونے والے لوگ ہیں اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔

قرآن پاک میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اور یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔جبکہ فسادی یعنی فرقہ پرست قرآن پاک کے تین سو سال بعد والی لوگوں کی سنی سنائی احادیث کی کتابوں کے ذریعے قرآن پاک کی تشریح کرتے ہیں اور قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔اور قرآن پاک کا احاطہ اپنے علم سے نہیں کرتے۔۔

سورہ یونس۔آیات 35 تا 40۔پارہ نمبر 11

۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیئے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آ سکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کر رہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنا لیا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلا لو۔اگر تم سچے ہو۔بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کر سکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آ جاتا ہے۔مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائدا کا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اسے خود بنا لیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنا لیں اور دنیا بھر سے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نا ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔ پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں،کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں۔قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں،فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پاک کے بجائے اپنے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔قرآن پاک کے مطابق نام نہاد مفسر کافر مشرک مرتد منافق ظالم اور گمراہ ہیں۔جو اسلام لائے ہی نہیں۔کیونکہ فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تا کہ اس

خواتین وحضرات !

ان آیات میں نام نہاد مفسروں کا فساد سمجھ میں آتا ہے۔ کہ جب ان کو قرآن پاک کی سمجھ نہیں آئی تو انہوں حدیثوں کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلانا شروع کر دیا۔ اس طرح وہ قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے۔ اور اس طرح وہ رسول ﷺ پر بھی ایمان نہیں لائے۔ کیونکہ ان کے لائے ہوئے پیغام کو ہی جھٹلا دیا گیا۔ پیغام کو جھٹلانا دراصل رسول کو جھٹلانا ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں رسولوں والے واقعات میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ جب وہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں۔ تو پیغام کو جھٹلا دیا جاتا ہے۔ یعنی رسول کو جھٹلا دیا جاتا ہے۔۔

قرآن پاک میں ایسے لوگوں کو جھٹلانے والے کے نام سے اللہ تعالیٰ یاد کرتے ہیں۔ نام نہاد مفسر وہی جھٹلانے والے ہیں۔ جن پر قیامت والے دن کا شدید عذاب منتظر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو مار دینے کی اجازت دی ہے۔ ایک وہ جس نے کسی کا قتل کیا ہو اور دوسرا زمین میں فساد کرنے والا۔

سورہ المائدہ آیات 32 تا 37 پارہ 6

اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے لکھ دیا کہ جو کوئی کسی انسان کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے مار ڈالے گا۔ تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا۔ اور جو کسی کو بچائے گا۔ تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا۔ اور بیشک ہمارے رسول ﷺ ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر آئے۔ پھر ان کے بعد بھی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔ اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔ یا سولی پر لٹکائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔ یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔ اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کر لیں۔ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف زریعہ تلاش کرو۔ اور اسکے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کرو۔ تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ جن لوگوں کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے۔ اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں۔ جو زمین میں اور اس جتنی اور بھی ہوں۔ تا کہ وہ یہ مال فدیے میں دے کر قیامت کے دن عذاب سے جان چھڑا لیں۔ تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں۔ لیکن وہ وہاں سے نکل نہ سکیں گے۔ اور ان کے لیے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے تورات میں لکھ دیا کہ جو کوئی کسی انسان کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے مار ڈالے گا۔ تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا۔ اور جو کسی کو ایک انسان کو بچائے گا۔ تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا۔ اور بیشک ہمارے رسول ﷺ ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر آئے۔ پھر ان کے بعد بھی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔ اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔ یا سولی پر لٹکائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔ یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔ اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کر لیں۔ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات !

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ لوگوں کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک لائے۔ پھر اس کے باوجود ایسے لوگ ہوتے ہیں جو حد سے نکل جاتے ہیں۔ اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے صرف دو طرح سے کسی انسان کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔ نمبر 1 اُس نے کسی کے گھر کے کسی فرد کو قتل کیا ہو۔ یعنی جسے قصاص کہتے ہیں۔ اور دوسرا وہ لوگ جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ یعنی فرقہ پرست لوگ۔ ایسے لوگوں کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔ یا سولی پر لٹکائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔ یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔ اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کر لیں۔ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔ تو ہمیں بھی نرم رویہ اختیار کرنا چاہیے

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک میں غور وفکر زیرہ ہے۔ اور نام نہاد مفسروں کی فوجیں آپس میں قرآن پاک کو سمجھے بنا گتھم گتھا ہیں۔ لوگوں کو کو بغیر کسی وجہ

کے مارا جارہا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مخلوق پر بنا کوئی الزام مارا جارہا ہے۔ یہ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنیوالے ہیں۔حد سے نکلنے والے ہیں۔فساد کرنے والے ہیں ان آیات میں ان کی سزا بیان کردی گئی ہے۔فساد کرنے والے طالبان کو دیکھیں۔جو ایک دیوبندی فرقہ ہے۔جنہوں نے اپنے فرقے کی بدولت زمین میں فساد برپا کررکھا ہے۔۔عورتوں پر تعلیمی میدان بند کررکھا ہے۔اس طرح تو کوئی عورت ایمان والی نہیں بن سکتی۔اس طرح سب مشرک کی زندگی گزار رہے ہیں۔۔ کیونکہ قرآن پاک پر ایمان لانے کے بجائے اپنے فرقے کی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا ذریعہ ہے قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔تاکہ قرآن پاک کو سمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اوردوسروں تک پہنچانا اس راستے میں ہر کوشش جہاد کہلائے گی اور جو قرآن پاک کے ساتھ اس کوشش کے برعکس رویہ اختیار کریں یعنی نافرمانی والا رویہ اختیار کریں قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کر بھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کرسکیں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جاسکیں گے۔کفر کرنے والا قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں فتنہ کرنے والے لوگ کیا کرتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کردیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کردے پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کران سب کو ایک ڈھیر بنادیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔اوراگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اوراگر وہ منہ موڑلیں تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اوراچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔اورلوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ کا فرقہ والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہوجائیں۔اور دین صرا للہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی لوگ قرلآن پاک کو مظبوطی سے پکڑلیں۔

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کررکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتادے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بنایا ہے۔مگر ہمارے نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا۔والد کا نام تارخ تھا۔گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔تو ہم گمراہ ہیں ہمارا نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔اور وہ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہمارے رسول ﷺ بھی سچے تھے۔اور رسول ﷺ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لائے ہیں۔آئیں وہ جھوٹ دیکھتے ہیں۔جو نام نہاد مفسروں نے تفسیر کی آڑ میں کیا ہے۔یہ صرف دیگ کا ایک چاول ہے۔باقی ساری دیگ بھی اسی طرح کے چاول پر مبنی ہے۔وہ آپ خود قرآن کھولیں

ان کی تفسیر کو قرآن پاک سے میچ کریں۔آپ خود دیکھیں گے۔کہ آیات کے متضاد ہوگی۔کیا تشریح آیات کو منسوخ کرنے کو کہتے ہیں۔

کیونکہ اگر میں اس موضوع پر آگئی تو قرآن پاک کا کام متاثر ہوگا۔زرا اس آیت کو دیکھیں کہ کس طرح نام نہاد مفسر حضرات نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا۔

سورہ انعام آیت 74 پارہ 7

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا۔کیا آپ بتوں کو معبود بناتے ہیں ۔میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر ہے۔آئیں ان آیات کو دیکھتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بے شک شیطان تو رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ کیسے اپنے والد کو باپ باپ کہہ کر پکار رہے ہیں۔نام نہاد مفسر کہتے ہیں۔یہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا تھے۔کیا ایک سچا رسول اپنے چچا کو باپ باپ کہہ کر پکارے گا۔یہ فرقہ پرست اس لیے کہتے ہیں۔کہ انکے بڑے نام نہاد مفسر نے یہ بات کہی ہوئی ہے۔لہذا اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا گیا اور نام نہاد مفسر کی بات سچ سمجھ لی۔کیا ان کا خدا نام نہاد مفسر ہے۔ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی بات بدل کر کرنے والے کو ظالم یعنی نافرمان کہتے ہیں۔جیسے موسیٰؑ کی قوم بستی کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدلا۔تو ان پر عذاب آگیا تھا۔ہم پر بھی ایسے ہی جھوٹے نام نہاد مفسروں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے۔اصل عذاب تو ان نام نہاد مفسروں پر قیامت والے دن آئے گا۔کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر خدا بنے ہوئے تھے۔اور ہم پر بھی آئے گا۔کہ کس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے میں اُن کی مدد کی۔اور اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھتے رہے۔اور اتنا نہ ہو سکا۔کہ قرآن پاک کھول کر ان کا جھوٹ تو چیک کر لیتے۔

کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے یہ بات کہی بھی ہوئی ہے یا نہیں کہی ہوئی۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں باپ اور بیٹے کے رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔تاکہ نام نہاد مفسروں کا جھوٹ آپ پر ثابت ہو جائے

سورہ احزاب آیات 2 تا 5 پارہ 21

اور جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔اور آپ کا رب کافی وکیل ہے۔
اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔اور تمھاری ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو۔تمھاری مائیں نہیں بنایا۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس وضاحت کے بعد میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔کہ فرقہ پرستوں کے اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کی میں کیا وجہ بیان کروں۔سوائے اس کے قرآن پاک کی ڈکشنری

انہیں مشرک کہتی ہے۔کافر کہتی ہے۔مرتد کہتی ہے۔ظالم کہتی ہے منافق کہتی ہے۔اور گمراہ کہتی ہے۔اور جہنمی کہتی ہے۔اس کے لیے میں قرآن پاک سے ان مجرموں کو دکھانا چاہوں گی۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں رسول ﷺ کے مجرم کون ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے بھی سچ بولا اور ابرہیمؑ نے بھی سچ بولا۔اور رسول ﷺ نے یہ قرآن سنایا تو رسول ﷺ نے بھی سچ بتایا۔

مگر فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اور ابرہیمؑ اور رسول ﷺ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا ثابت کیا ہے۔کیا انہوں نے نام نہاد مفسران کو اپنا رب سمجھ لیا ہے۔کیا قرآن پاک کو جھوٹا بیان کرنے والے یہ نام نہاد مفسران انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا لیے ہیں۔اس طرح فرقہ پرست شرک کرتے ہیں۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں تھا تو سب قرآن کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے کہا ہے ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کے خلاف کام کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے گا۔اور جہنم میں ڈال دے گا۔

اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔اور اگر باز نہ آئیں۔تو ان سے لڑنے کا حکم ہے۔

اگر فرقہ پرستوں سے کہہ دیا جائے۔کہ قرآن پاک میں فرقے بنانے سے منع کیا گیا ہے تو اپنے نام نہاد مفسران کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئیں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی کتاب کے مقابلے میں اپنے نام نہاد مفسر کی کتاب لے آئیں گے۔اسی لیے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح مشرک بنتے ہیں۔

فرقہ پرست قرآن پاک کے ساتھ اپنے اماموں کی کتابوں کو بھی پڑھتے اور اطاعت کرتے ہیں۔یہ فسادی لوگ ہیں۔انہوں نے اپنے رشتوں کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر جانا اور مرتد ہو جانے کا ایک ہی مطلب ہے۔یعنی قرآن پاک سے مرتد ہو جانا۔اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونون لفظوں کا ااستعمال کیا ہے

سورہ محمد۔آیات 23 تا 28۔پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔کہ اگر پھر جاؤ۔تو زمین میں فساد کرنے لگو۔اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔یہ اسی لئے تو ہو گا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے للہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کر دیا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا تھا اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہو گا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنھوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے''۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے جو لوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں تو انہیں مرتد کیا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی حدیثوں پر بھی عمل کریں گے۔ کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔ اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔ تمام فرقے اپنے اپنے فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں مرتد کا مطلب ہے۔ اپنے دین سے پھر جانا یعنی قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنا۔ اسے مرتد ہونا کہتے ہیں

اور ان مرتدوں کا نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اندھا بہرا اور دل پر تالے لگے لوگ۔ یعنی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے

۔اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔ کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔ یعنی کافر تھی۔ رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔ تو جو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔ اور مسلم بن گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے ۔اب اگر یہ نام نہاد مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔ یعنی مسلم نہیں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

لوگوں نے رسول ﷺ کو نہیں پہچانا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ رسول ﷺ کے نافرمان ہو گئے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ کی اطاعت کی خاطر نام نہاد اماموں کی اطاعت کرتے ہیں۔ نام نہاد امام قرآن پاک کی تشریح رسول ﷺ کے نام کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ اس طرح رسول ﷺ کو معبود بنا رکھا ہے حالانکہ رسول ﷺ نے انہیں قرآن پاک دیا ہے ۔جس سے لوگوں نے منہ موڑ رکھا ہے۔

سورہ مئومنون۔ آیات 65 تا 73۔ پارہ 18

آج مت چلاؤ ۔ بیشک ہماری طرف سے اب تمہیں مدد نہیں مل سکتی۔ یقیناً میری آیات تمہیں پڑھ کر سنائیں جاتیں تھیں اور تم اپنی ایڑیوں پر اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا۔ یا ان کے پاس کوئی ایسا آیا ہے۔ جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے نافرمان ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ مجنوں ہے۔ بلکہ وہ ان کے پاس سچ یعنی قرآن لایا ہے اور سچ ہی ان کی اکثریت کو ناگوار ہے اور اگر کہیں حق یعنی اللہ تعالیٰ ان کے خواہشات کی اطاعت کرتا تو آسمان اور زمین میں اور جو ان میں ہیں فساد برپا ہو جاتا۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت یعنی قرآن بھیج دیا ہے۔ مگر وہ اپنی ہی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ معاوضہ تو آپ کے رب کا دیا ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے اور بے شک آپؐ ان کو سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انکے لیے نصیحت یعنی قرآن بھیج دیا ہے۔ مگر انہوں نے اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔ جب یہ لوگ جہنم میں چیخیں گے چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کیا تمہیں میری آیات پڑھ کر نہیں سنائیں جاتی تھیں اور تم آیات سن کر اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا۔ یا ان کے پاس کوئی ایسا آیا ہے۔ جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسولؐ کو نہیں پہچانا۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے نافرمان ہیں۔ حالانکہ رسول ﷺ تو انہیں سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر وہ اپنی ہی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ معاوضہ تو آپ کے رب کا دیا ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق

ہے اور بے شک آپؐ ان کو سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں۔
۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی آیات سے مرتد ہو کر فرقے بناتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک سے منہ موڑ رکھا ہے
۔حالانکہ رسول ﷺ تو انہیں سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔

۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں عمدہ بات کرنے کا حکم دیا ہے۔کیونکہ شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے

- سورہ بنی اسرائیل۔آیت 53 تا54 پارہ15

اور میرے غلاموں سے کہہ دیجیے۔کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب علم رکھتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا علم رکھتا ہے کہ کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں کے وکیل نہیں ہیں۔

- سورہ اعراف آیات 55 تا56 پارہ8

اپنے رب کو پکارو عاجزی سے اور چپکے چپکے سے بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلانا۔اور اللہ تعالیٰ کو پکارو ۔خوف اور اُمید سے۔بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔

خواتین وحضرات!

ٓآپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔اپنے رب کو پکارو عاجزی سے اور چپکے چپکے سے بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلانا۔اور اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور اُمید سے۔بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والوں کے قریب ہے۔

- سورہ اعراف آیت 143 پارہ9

اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا۔پھر ہم نے دس راتوں سے اس کی تکمیل کر دی۔ پھر تمھارے رب کے چالیس راتوں کی مدت پوری ہوئی۔موسیٰ نے اپنے بھائی سے کہا۔کہ میری قوم میں تم خلیفہ رہو۔اور ان کی اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہ کرنا۔

خواتین وحضرات!

ٓآپ نے دیکھا کہ اس آیت میں حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی سے کہا۔کہ میری قوم میں تم خلیفہ رہو۔اور ان کی اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہ کرنا۔

- سورہ اعراف آیات 127 تا128 پارہ9

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ کیا موسیٰ اور اسکی قوم کو یونہی چھوڑ دوگے۔کہ وہ زمین میں فساد مچاتے پھریں۔اور تمھیں اور تمھارے معبودوں کو ترک کر دیں ۔وہ کہنے لگا کہ ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر دیں گے۔اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔اور بلاشبہ ہم تو ان پر غالب ہیں۔

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔اور صبر کریں۔بے شک زمین اللہ تعالیٰ کی ہے۔اور وہ اپنے غلاموں میں سے جسے چاہے اس کا وارث کر دے۔اور انجام تو پرہیزگاروں کیلیے ہی ہے۔

خواتین وحضرات!

ٓآپ نے دیکھا کہ اس آیت میں فرعون کی قوم کے سردار حضرت موسیٰ کی قومؑ کو فساد پھیلانے والا کہہ رہے ہیں۔
حالانکہ موسیٰؑ نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی کتاب پہنچائی تھی۔

- سورہ اعراف آیات 102 تا103 پارہ9

اور ان میں سے اکثر کو ہم نے وعدے کا پکا نہیں پایا۔اور ان میں سے اکثر کو نافرمان ہی پایا ہے۔پھر اس کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔تو انہوں نے ان آیات سے ظلم کیا۔پھر دیکھے کہ کیا حال ہوا فساد کرنے والوں کا۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ پھراس کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات کے ساتھ فرعون اوراس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ تو انہوں نے ان آیات سے ظلم کیا۔ پھر دیکھیے کہ کیا حال ہوا فساد کرنے والوں کا۔

خواتین وحضرات !

آیات میں معجزے بھی شامل ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے معجزے بھی اللہ تعالیٰ کی باتوں کی طرح سچے ہوتے ہیں ۔

شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر ایک راستے پر نہ بیٹھا کرو۔ کہ لوگوں کو ڈراوٴ۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی کتاب سے روکتے ہو۔ اُن کو جو اس پر یعنی کتاب پر ایمان لائے۔ اور اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔

سورہ اعراف 85 تا 87 پارہ 8

اور مدین کی طرف ہم نے شعیبؑ کو بھیجا۔ اُس نے کہا۔ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے۔ تو تم ناپ تول پورا پورا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر ایک راستے پر نہ بیٹھا کرو۔ کہ لوگوں کو ڈراوٴ۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی کتاب سے روکتے ہو۔ اُن کو جو اس پر یعنی کتاب پر ایمان لائے۔ اور اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔ اور اس وقت کو یاد کرو۔ جب تم تھوڑی تعداد میں تھے۔ اُسنے تمھیں زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔ اا اور ایک گروایسا ہے جو تم میں سے اُس پر ایمان لاتا ہے۔ جس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور ایک گروہ ہے جو ایمان نہیں لایا۔ تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان فیصلہ کردے۔ اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت شعیبؑ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے پیغام پر ایمان لانے کی دعت دے رہے ہیں ۔ اور فرماتے ہیں ۔۔ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے۔ تو تم ناپ تول پورا پورا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر ایک راستے پر نہ بیٹھا کرو۔ کہ لوگوں کو ڈراوٴ۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی کتاب سے روکتے ہو۔ اُن کو جو اس پر یعنی کتاب پر ایمان لائے۔ اور اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔ اور اس وقت کو یاد کرو۔ جب تم تھوڑی تعداد میں تھے۔ اُسنے تمھیں زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔ اا اور ایک گروایسا ہے جو تم میں سے اُس پر ایمان لاتا ہے۔ جس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور ایک گروہ ہے جو ایمان نہیں لایا۔ تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان فیصلہ کردے۔ اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

صالح علیہ السلام، نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرو۔
اس کی قوم کے مغرور سرداروں نے کہا۔ ان کے کمزور لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے۔ کہ کیا تم جانتے ہو۔ کہ صالح واقعی اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ کہنے لگے بے شک جو وہ پیغام دے کر بھیجے گئے ہیں۔ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔
انہوں نے کہا جو متکبر تھے۔ اس بات سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔ ہم تو اس کے نافرمان ہیں۔

سورہ اعراف آیات 73 تا 79 پارہ 8

اور ثمود کی قوم کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ اُس نے کہا اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے۔ جو تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ اسکو چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی پھیرے۔ اور برائی سے نہ چھونا۔ ورنہ تم پر کوئی دردناک عذاب آجائے گا۔ اور یاد کرو جب عاد کے بعد تمھیں زمین کا جانشین بنایا۔ اور زمین میں تمھیں بسایا۔ کہ اس کے ہموار میدانوں میں محلات بناتے اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرو۔

اس کی قوم کے مغرور سرداروں نے کہا۔ ان کے کمزور لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے۔ کہ کیا تم جانتے ہو۔ کہ صالح واقعی اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ کہنے لگے بے شک جو وہ پیغام دے کر بھیجے گئے ہیں۔ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا جو متکبر تھے۔ اس بات سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔ ہم تو اس کے نافرمان ہیں۔

پھرانہوں نے اس اونٹنی کو کاٹ ڈالا۔اوراپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔اور کہنے لگے اے صالح اگرتم واقعی رسولوں میں سے تو جس کی دھمکی دیتا ہے وہ ہم پر لے آ۔ پھرانہیں زلزلے نے پکڑلیا۔ پھروہ صبح کواپنے گھروں میں منہ کے بل گرے ہوئے پائے گئے۔

پھرصالح نے ان سے لوٹااور کہنے لگا۔اے میری قوم میں نے اپنے رب کے پیغام تمھیں پہنچایا۔اور تمھیں نصیحت کی۔لیکن تم نصیحت کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت صالح ؑ نے اپنی قوم سے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے۔جو تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔اسکو چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی پھیرے۔اور برائی سے نہ چھونا۔ورنہ تم پر کوئی دردناک عذاب آجائے گا۔ اور یاد کرو جب عاد کے بعد تمھیں زمین کا جانشین بنایا۔اور زمین میں تمھیں بسایا۔کہ اس کے ہموار میدانوں میں محلات بناتے اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرو۔

جواب میں ان کی قوم کے سردار صالح ؑ کی قوم کے کمزورلوگوں سے کہتے ہیں۔ جو ایمان لے آئے تھے۔کہ کیا تم جانتے ہو۔کہ صالح واقعی اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔وہ کہنے لگے بے شک جو وہ پیغام دے کر بھیجے گئے ہیں۔ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔انہوں نے کہا جو متکبر تھے۔اس بات سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔ ہم تو اس کے نافرمان ہیں۔پھرانہوں نے اس اونٹنی کو کاٹ ڈالا۔اوراپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔اور کہنے لگے اے صالح اگرتم واقعی رسولوں میں سے ہے۔تو جس کی دھمکی دیتا ہے وہ ہم پر لے آ۔پھرانہیں زلزلے نے پکڑلیا۔پھروہ صبح کواپنے گھروں میں منہ کے بل گرے ہوئے پائے گئے۔پھرصالح ؑ ان سے لوٹااور کہنے لگا۔اے میری قوم میں نے اپنے رب کے پیغام تمھیں پہنچایا۔اور تمھیں نصیحت کی۔لیکن تم نصیحت کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

لوگوں کی خفیہ میٹنگ ہے یعنی پوشیدہ بات ہے۔کہ قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے خفیہ میٹنگ ہے کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ تمھاری اطاعت بھی کریں گے ۔یہ مرتد لوگ ہیں۔ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔

سورہ محمد۔آیات 23 تا 28۔پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔کہ اگر پھر جاؤ۔تو زمین میں فساد کرنے لگو۔اوراپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی انہیں بہرا کر دیا اوران کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔ بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھراس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اوران کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے للہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ہے اوراس کی رضا کو پسند نہ کیا۔اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کر دیا اوران لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا تھا اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اوراس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں ۔انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے''۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے۔ جو لوگ اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں ۔انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے''۔یعنی یہ لوگ اھدنا الصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔اور جو لوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں تو انہیں مرتد کیا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ حدیث ان لوگون نے ایجاد کی ہے۔جنہیں قرآن پاک پسند نہیں تھا۔ایسے لوگوں سے لوگوں نے کہہ دیا کہ قرآن پاک کے ساتھ ساتھ ہم تمھاری باتوں پر بھی عمل کر لیں گے۔آپ نے دیکھا۔کہ حدیث اور سنت وہ چیز ہے جو قرآن پاک کو ناپسند کرنے والے لوگوں نے بنائی۔اس طرح قرآن پاک کے ساتھ حدیث پر عمل ضروری ثابت کیا گیا۔اس طرح ان لوگوں نے سنت اور حدیث کو آگے پھیلایا۔

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی حدیثوں پر بھی عمل کریں گے۔کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔تمام فرقے اپنے اپنے فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں۔

مرتد کا مطلب ہے۔اپنے دین سے پھر جانا۔اُلٹے پاؤں پھر جانے کا مطلب ہے۔کہ انسان جس راستے پر چل کر آیا تھا۔اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔اسے مرتد ہونا کہتے ہیں۔اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔یعنی کافر تھی۔رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔تو جو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔اور مسلم بن گئے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے ۔ اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔ یعنی جس راستے سے آئے تھے۔یہ اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔

کفر کرنے والے یعنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے قیامت والے دن اپنی حدیثیں چھپاتے پھریں گے۔کیونکہ دنیا میں ہر فرقہ اسی کے ذریعے قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں

سورہ النسا۔آیت 40 تا 42۔پارہ نمبر 5

بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کسی نے نیکی کی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا پھر کیا ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ ﷺ کو ان پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے ۔کہ کاش ان پر زمین ہموار کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اس دن پھر کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی رسول لائیں گے۔اور ہم پر گواہی دینے کیلئے آپ ﷺ کو ہم پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔اور اُس دن وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جب رسول ﷺ کو ہم پر گواہ بنا کر لائیں گے۔تو رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والے یعنی کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے

والے اپنی اپنی حدیثوں کو چھپا نہ سکیں گے۔جس کے بل پر آج وہ قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔فرقہ پرست تمنا کریں گے۔کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے حدیث کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کا انجام دیکھا۔آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں کہ حدیث کے زریعے قرآن پاک سے روکنے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے جس پر میری مکمل کتاب موجود ہے۔اُدھر سے آپ تفصیل دیکھ سکتے ہیں۔

لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں اوراس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا

سورہ لقمان۔آیات 2 تا 9۔پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں اوراس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر کرتا ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بہرہ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے فضول حدیث خریدتے ہیں۔تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کررہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو احسان کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ فرقہ پرست بغیر علم کے لوگوں کو حدیث کے زریعے قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اور گمراہ کرتے ہیں۔

علم اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو کہتے ہیں۔دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

سورہ رعد آیت 37 پارہ 13

اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے جب کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ

کوئی آپ کا ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ علم ہے جو ہمارے لیے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

باب نمبر 3

قرآن پاک سے ایک کہانی

فساد کی جڑ کون ہیں۔ اور اصلاح کرنے والے کون ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کہانی کچھ یوں ہے۔ کہ جب حضرت موسیٰؑ اپنی جگہ اپنے بھائی ہارونؑ کو خلیفہ بنا کر جاتے ہیں تو اپنے بھائی سے کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی اصلاح کرتے رہنا۔ اور فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہ کرنا۔ اسی لیے جب حضرت موسیٰؑ واپس آئے۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ بنی اسرائیل بچھڑا بنا چکے تھے۔ موسیٰؑ کو بہت غصہ آیا۔ انہوں نے اپنے بھائی پر غصہ ہوئے۔ تو انہوں نے دو جواب دیے۔ ایک یہ کہ کہیں مجھے بنی اسرائیل قتل نہ کردیں۔ اور دوسری وجہ ان کو منع نہ کرنے کی یہ تھی۔ کہ وہ تفرقے میں نہ پڑ جائیں۔ اور ہارون نے اس بات کو یاد رکھا تھا۔ کہ فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہ کرنا۔ اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مظبوطی سے پکڑتے ہیں۔ یہ لوگ اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں

خواتین وحضرات!

اب آپ جب ساری آیات پڑھ لیں گے۔ تو آپ پر ساری کہانی واضح ہو جائے گی۔

سورہ اعراف آیت 132 پارہ 9

اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا۔ پھر ہم نے دس راتوں سے اس کی تکمیل کردی۔ پھر تمھارے رب کے چالیس راتوں کی مدت پوری ہوئی۔ موسیٰ نے اپنے بھائی سے کہا۔ کہ میرے بعد میرے قوم میں تم خلیفہ رہو۔ اور ان کی اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہ کرنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت موسیٰؑ اپنی جگہ اپنے بھائی ہارونؑ کو خلیفہ بنا کر جاتے ہیں تو اپنے بھائی سے کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی اصلاح کرتے رہنا۔ اور فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہ کرنا۔

سورہ اعراف آیات 148 تا 154 پارہ 9

اور موسیٰ کے بعد ان کی قوم نے زیورات سے ایک بچھڑا بنالیا۔ جو ایک جسم تھا۔ جس میں آواز تھی۔ انہوں نے یہ بھی نہ دیکھا۔ کہ ان وہ نہ تو ان سے بات کرسکتا ہے اور نہ ہی ان کو ہدیت کا راستہ دکھا سکتا ہے۔ انہوں نے اسے معبود بنالیا۔ اور وہ بڑے ظالم تھے۔ پھر جب وہ شرمندہ ہوئے۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ واقعی گمراہ ہو گئے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا۔ اور ہمیں معاف نہ کیا تو ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے اور رنج میں آئے۔ تو کہنے لگے۔ کہ تو نے میرے بعد میری خلافت بہت بری کی۔ تم نے اپنے رب کے حکم سے پہلے جلدی کی۔ اور موسیٰ نے تختیاں رکھ دیں۔ اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ اُس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے ان لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا۔ اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر ڈالتے۔ پس تو مجھ پر دشمنوں کو نہ خوش کر۔ اور مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ ملا۔ اور موسیٰ نے کہا اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف کردے۔ اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر۔ اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے برے عمل کیے پھر توبہ کرلی۔ اور ایمان لے آئے۔ تو بے شک آپ کا رب اس کے بعد توبہ کرنے والا ہے۔ اور جب موسیٰ کا غصہ خاموش ہوا۔ تو ان تختیوں کو اُٹھا لیا۔ اور اس کی تحریر میں جو

لکھا ہوا تھا۔ وہ ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت تھا۔ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ سے کہتے ہیں تو نے میرے بعد میری خلافت بہت بری کی۔ تم نے اپنے رب کے حکم سے پہلے جلدی کی۔ اور موسیٰ نے تختیاں رکھ دیں۔ اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ اُس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے ان لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا۔ اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر ڈالتے۔ پس تو مجھ پر دشمنوں کو نہ خوش کر۔ اور مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ ملا۔

خواتین و حضرات!

آئیں اب دوسری وجہ دیکھتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

اللہ تعالیٰ نے کہا۔ بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا آیا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم۔ کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔ یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔ پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔ تو ہم نے اسے پھینک دیا۔ پھر اس طرح سامری نے ڈالا۔ پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔ جو وہ بھول گیا۔ پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔ اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔ اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔ پس تم میری اطاعت کرو۔ اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ انہوں نے کہا۔ ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اور اس پر جمے رہیں گے۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آ جائیں۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا۔ کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ کس بات نے تجھے روکا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔ میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔ بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔ کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔ کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے سے اسی لیے بچایا۔ کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔ یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔ یعنی فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہیں کی۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔ کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔ یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔ کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو معبود سمجھنا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔ کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا۔ وہ یہی بات تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانا۔ اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔ اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

خواتین و حضرات!

آئیں قرآن پاک سے اصلاح کرنے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ یعنی فسادی کے مقابلے میں اصلاحی کو دیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف۔ آیت 170۔ پارہ نمبر 9

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔ نوٹ کریں۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کومظبوطی سے پکڑنے والے اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں۔اوران لوگوں کا اجر اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کریگا۔

آئیں قرآن پاک سے اصلاح کرنے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔یعنی فسادی کے مقابلے میں اصلاحی کو دیکھتے ہیں۔

سورہ نساء۔آیات 145 تا 147۔پارہ نمبر 5

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اورتم کسی کوبھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جوتوبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اوراللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑلیں اوراپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اورعنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجرعظیم دے گا اگرتم شکر کرواور ایمان رکھوتو اللہ تعالیٰ کوتمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اس میں کوئی شک نہیں۔منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اورتم کسی کوبھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جوتوبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اوراللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑلیں اوراپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اورعنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجرعظیم دے گا

منافق قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔جوایمان لانے کے بعد کفرکرلیتے ہیں۔یعنی فرقے بنالیتے ہیں۔اگرایسے لوگ توبہ کرلیں اوراپنی اصلاح کرلیں اوراللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑلیں اوراپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اورعنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجرعظیم دے گا۔اگرتم شکر کرواور ایمان رکھوتو اللہ تعالیٰ کوتمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

سورہ فاطرآیت 5 کا پہلاحصہ پارہ 22

بے شک جولوگ کتاب پڑھتے ہیں۔ اورنمازادا کرتے ہیں۔اور جوکچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔اس میں سے پوشیدااوراعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو برباد نہیں ہوگی۔

خواتین وحضرات!

ہم نے مختلف آیات سے جانا کہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔اگرہم نے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑا توسیدھے اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جنت میں جائیں گے۔اوریہ تجارت ضائع نہیں ہوگی۔

ہم سے قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔اس کے علاوہ کسی اورکتاب کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

سورہ زخرف۔آیات 43 تا 44۔پارہ 25

آپؐ اس کوجوآپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔مضبوطی سے تھامے رکھیے ۔بے شک آپ سیدھے راستے پرہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیےاور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اورعن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کونصیحت کہہ رہے ہیں اورفرمارہے ہیں کہ اس قرآن پاک کومضبوطی سے تھامے رکھیے۔یہ آپ کے لیے اورآپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے ۔بے شک آپ سیدھے راستے پرہیں۔اورعن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

سوال ہے کہ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کومظبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔آپ کا جواب ۔کہ نہیں ہم تو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اس کا مطلب ہے۔کہ بے شک ہم سیدھے راستے پرنہیں ہیں اور بے شک اس (قرآن) کوہم نے اپنے لیے نصیحت نہیں سمجھا ہے اورعن قریب ہم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہماری شامت آنے والی ہے۔

اگرہم ایک رب پر ایمان لے آئیں اور اسے مظبوطی سے پکڑ لیں۔تو اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

سورہ نسآء آیات 174 تا 175 پارہ 6

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آ گئی ہے۔اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ لوگو تمہارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے دلیل آ گئی ہے۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالی نے واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو اللہ تعالی پر ایمان لے آئے۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کی اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل کے میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

دین میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالی کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے۔دین اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔جس کو دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔جو اس میں فرقے بنالیں گے۔اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سمیت چند انبیاء کے نام لیے۔کہ وہ ایک ہی دین کے طریقے پر تھے۔ان کو اللہ تعالیٰ فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔مگر مشرکوں کو یہ بہت ناگوار ہے۔ہدایت صرف اسی کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔اسی بندے کو اللہ تعالیٰ منتخب کر لیتا ہے۔۔۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وحی کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنالیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے نام نہاد فرقے کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔آئیں اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔اور فرقہ پرستی سے توبہ کر لیں۔کیونکہ شرک ہے۔

خواتین وحضرات!

اب ان آیات کوتفصیل سے دکھانا چاہوں گی۔

جن کوقرآن پاک کاوارث بنایا گیا لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انھوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی توان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔

آپ ﷺ کوحکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کوقرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 16۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کردیتا ہے۔انھوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی توان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں توہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم

سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگرتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کرلیا گیا ہے۔ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی ویسے ہیں۔یعنی جن کو قرآن پاک کا وارث بنایا گیا لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انھوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی توان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔

آپ ﷺ کوحکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

درست دین یکسو دین۔یعنی حنیفا دین ہے۔ اور یہ درست دین ہے جسے دین اسلام کہتے ہیں۔۔

سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

بس یکسو ہوکر اپنا رخ اس دین کی سمت میں قائم کردو یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اُس کی طرف رجوع کرو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور فرقہ فرقہ ہوگئے اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ دین سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہوجاؤ اور اپنا رخ دین کی سمت میں قائم کردو کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں۔ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہوکر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔اور درست دین پر پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔درست دین یہ ہے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا یعنی جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔ایسے لوگوں میں شامل نہ ہونا۔

سورہ انعام آیت 137 پارہ 8

اور اس طرح بہت سے مشرکوں کی نظر میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈمڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح بہت سے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈمڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرک یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اولاد قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈمڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے اعمال ضائع ہو گئے۔اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔امید ہے۔کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے اور فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔جس طرح قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔کہ رسول اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔جو جہنم میں چلا گیا وہ چلا گیا اسے نکالنے کا سوال ہی نہیں۔کوئی اس کو جہنم سے نکال ہی نہیں سکتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج چکا ہے۔تو کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بدل جائے گا۔کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط تھا۔ہرگز نہیں۔اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔